پبلک مقامات پر خطابات کو ترجیح دیتے ہیں۔ بالآخر بڑھتے ہوئے تناؤ نیز پوپ اور اُن کے ساتھ جانے والے افراد کے تحفظ کی خاطر پوپ نے اپنا دورہ غیر معینہ مدّت کے لیے ملتوی کر دیا ہے۔

ایشیا

بنگلہ دیش: بُت پرست "سنتال" کیتھولک مبشّرین کا ہدف میں۔

بنگلہ دیش کے شمالی اضلاع، بالخصوص دیناج پور میں آباد سنتال قبیلے کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ یہ اِس خطّے کے قدیم ترین قبائل میں سے ہے جو صدیوں پر محیط سفر میں اپنا وجود قائم رکھنے میں کامیاب رہا ہے۔ قبیلے کی کل آبادی ڈیڑھ لاکھ نفوس پر مشتمل ہے جو دس گیارہ گروہوں میں منقسم ہے۔ سنتال آبادی کی غالب اکثریت جدید زندگی کی سہولتوں سے محروم ہے۔ ان کی بستیوں میں اسکول ہیں اور نہ طب و صحت کے مراکز ہیں۔ پرانے طرز کی کھیتی باڑی اور جنگلی جانوروں کے شکار پر اُن کی گزر بسر ہے۔ سؤر اور دوسرے جنگلی جانور حتیٰ کہ چوہے تک کھا لیتے ہیں۔ سنتال لوگوں کی زندگی باپ دادا سے چلی آنے والی روایات پر مبنی ہے۔ گانے بجانے اور ناچنے کے شوقین ہیں۔ چودہویں کی رات اور چاول کی فصل اٹھانے پر جشن مناتے ہیں۔ خوب ناچتے گاتے ہیں اور ایک قسم کا خانہ کشید نشہ آور مشروب پیتے ہیں۔

سنتال آبادی کے علاقوں میں گزشتہ چند برسوں سے پانچ مختلف کیتھولک مشنوں سے وابستہ دو سو مبشّرین کام کر رہے ہیں۔ ان مبشّرین نے کئی دیہات بسائے ہیں جن میں بنگلہ دیش کے اوسط دیہات کی نسبت تعلیم، طب و صحت اور روزگار کی زیادہ سہولتیں میسر ہیں۔ ایک اندازے کے مطابق مبشّرین سنتال آبادی کے ۴۰ فیصد کو حلقۂ مسیحیت میں لانے میں کامیاب ہو چکے ہیں اور اُن کی سرگرمیاں روز بروز بڑھ رہی ہیں۔ نو مسیحی سنتال تبدیلی مذہب سے خوش ہیں اور بالعموم کہتے ہیں کہ ہمیں مشنوں نے صاف پانی کے کنویں، قابلِ کاشت زمین، روزگار اور تعلیم و صحت کی جو سہولتیں دی ہیں، ان کے بارے میں ہم کبھی سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔

سنتال آبادی میں تبشیری سرگرمیوں کے خلاف مقامی مسلمانوں نے آواز بلند کی مگر اس کا کوئی خاص نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ اب خود سنتال قبیلے کے کچھ جدید تعلیم یافتہ لوگ اپنی "روایات" کے تحفّظ کے لیے میدانِ عمل میں آرہے ہیں۔ تاہم ایک سنتال رہنما گنیش کی رائے میں، جو ایک کالج میں پڑھاتے ہیں، "سنتال اتنے غریب اور بے یار و مددگار ہیں کہ نیم بھوکے افراد مبشّرین کی پیش کردہ لالچ کا شکار ہو جاتے ہیں۔ (رپورٹ: رائٹر، روزنامہ "دی نیوز انٹرنیشنل"، اسلام آباد۔ یکم فروری ۱۹۹۴ء)